ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اَپ

مئی 2008

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب 21-ڈیوس روڈ لاہور۔فون نمبر: 042-9201094, 9200754

سورج مُکھی کی برداشت اور مارکیٹنگ

سورج مُکھی کا پھول نہ صرف اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے پوری دنیا میں مشہور ہے بلکہ سورج مُکھی کا تیل مختلف کھانے پکانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ سورج مُکھی کے تیل میں وٹامن "ای" کی مقدار پکانے کے لئے استعمال ہونے والی دیگر تیل دار اجناس کے مقابلہ میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ سورج مُکھی کی وہ اقسام جو تیل حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہیں ان میں 38 سے 50 فیصد تک تیل پایا جاتا ہے اور 20 فیصد تک لحمیات بھی موجود ہوتے ہیں۔ سورج مُکھی کا تیل ذائقے میں ہلکا اور کھانے کی چیزوں کو تلنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ہے۔ پام آئل کی دن بدن بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کے پیش نظر پاکستان میں تیل دار اجناس کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ تیل دار اجناس کی کاشت اور پیداوار بڑھانے سے ملکی زرمبادلہ کی بچت ہوسکتی ہے۔ سال 07-2006 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان نے 1.78 ملین ٹن کھانے کا تیل درآمد کیا جس کی مالیت 59506.9 ملین روپے بنتی ہے۔ پاکستان میں سورج مُکھی کی زیادہ تر کاشت صوبہ سندھ اور پنجاب میں ہوتی ہے۔ سال 07-2006 کے اعداد وشمار کے مطابق سندھ میں اس کی کاشت 231660 ہیکٹر پر ہوئی۔ جس سے 249775 ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ جبکہ پنجاب میں اس کے زیر کاشت مجموعی رقبہ 90454 ہیکٹر پر مشتمل تھا اور اس سے 156258 ٹن پیداوار حاصل کی گئی۔ لیکن سورج مُکھی کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب کا حصہ 38.37 فیصد ہے جبکہ سندھ کا مجموعی ملکی پیداوار میں حصہ 61.34 فیصد ہے۔ اس سال پنجاب میں سورج مُکھی کی کاشت پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہے جس سے پیداوار بھی زیادہ متوقع ہے۔ لہذا اس کی برداشت اور مارکیٹنگ پر خصوصی توجہ دی جائے اور درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

(1) سورج مُکھی کی کٹائی اُس وقت شروع کریں جب پھول کے پیچھے والا سبز حصہ مکمل طور پر سوکھ جائے اور پھول کی پیلی پتیاں سوکھ کر گر جائیں۔

(2) سورج مُکھی کی کٹائی صبح 10.00 بجے سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد ہرگز نہ کریں۔

(3) کٹائی کے وقت سورج مُکھی کے بیج میں نمی کا تناسب 25 فیصد کے قریب ہونا چاہیے۔ کٹائی کے وقت نمی کا یہ تناسب بیجوں کو پرندوں کے نقصان سے محفوظ رکھتا ہے اور بیج پھولوں سے گِر کر ضائع نہیں ہوتے۔

(4) ترمیم شدہ ہارویسٹر کی رفتار آہستہ رکھیں تا کہ سورج مُکھی کے بیج ٹوٹنے نہ پائیں اور الائشوں سے پاک بیج حاصل ہوسکیں۔

(5) سورج مُکھی کو منڈی میں لیجانے سے پہلے تمام الائشوں، ٹوٹے و بیمار بیجوں اور گرد وغبار سے اچھی طرح سے پاک کرلیں تا کہ منڈی میں اس کا بہتر معاوضہ حاصل کیا جاسکے۔

(6) سورج مُکھی کو برداشت کرنے کے بعد صاف ستھری بوریوں میں پیک کریں۔

(7) اچھی قیمت حاصل کرنے کیلئے سورج مُکھی کے بیجوں کی گریڈنگ کریں۔

(8) سورج مُکھی کو گودام میں ذخیرہ کرتے وقت بیج میں نمی کا تناسب 8-9 فیصد کے درمیان ہونا چاہیے۔ اور جس جگہ ذخیرہ کیا جائے وہ جگہ نمی سے محفوظ ہونی چاہیے۔

گندم

گندم تقریباً دنیا کے تمام ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ گندم واحد جنس ہے جس سے ساری دنیا اپنی خوراک کی ضروریات پوری کرتی ہے۔ پاکستان میں بھی گندم بنیادی خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی مئی کی رپورٹ کے مطابق سال 2008 میں دنیا میں اجناس کی مجموعی پیداوار کا اندازہ 1706 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 2007 کے اجناس کی مجموعی پیداوار سے 32 ملین ٹن زیادہ ہے۔ جبکہ گندم کی مجموعی عالمی پیداوار کا اندازہ 645 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 2007 کی گندم کی مجموعی پیداوار سے 41 ملین ٹن زیادہ ہے۔ جبکہ گندم کے مجموعی عالمی استعمال کا اندازہ 630 ملین ٹن لگایا ہے جو کہ سال 2007 کے گندم کے استعمال سے 18 ملین ٹن زیادہ ہے۔ پاکستان کی کل معیشت میں گندم کا حصہ 3 فیصد ہے۔ گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔ پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔ پاکستان میں گندم کا فی کس ماہانہ استعمال 8.20 کلوگرام ہے۔ اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سال حکومت نے گندم کا پیداواری ہدف 24 ملین ٹن مقرر کیا گیا تھا جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 3.02 فیصد زیادہ ہے۔ اس سال کے آخری اندازہ کے مطابق گندم کا پیداواری تخمینہ 21.8 ملین ٹن لگایا جا چکا ہے۔ اور حکومت نے پیداواری ہدف میں کمی کو پورا کرنے کیلئے 1.5 ملین ٹن گندم درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے اس سلسلہ میں گندم کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی میں 10 فیصد کی چھوٹ دی ہے جس کا اطلاق 24 مئی 2008 سے ہوگا۔ جبکہ گندم کی خریداری کا ہدف کم از کم 50 لاکھ ٹن مقرر کیا ہے۔ اس وقت حکومت گندم کی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لئے ہر قدم اُٹھا رہی ہے اور گندم اور آٹے کی سمگلنگ کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات جاری ہیں۔ درج ذیل گراف میں اِمسال اور گذشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

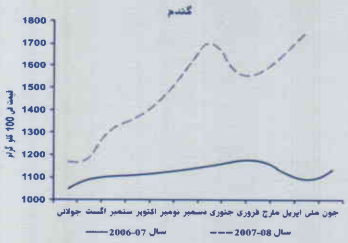

گراف 1

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مئی کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 1732 روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ اپریل کی 1631 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 6.24 فیصد زیادہ رہے۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ مئی کی قیمتوں کی نسبت 60.35 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ مئی، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مئی کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	1842	1720	1120	7.07	64.43
فیصل آباد	1683	1558	1071	8.03	57.16
سرگودھا	1673	1725	1083	-3.03	54.46
ملتان	1658	1668	1056	-0.58	57.03
گوجرانوالہ	1675	1595	1095	5.02	52.97
اوکاڑہ	1679	1604	1064	4.68	57.81
راولپنڈی	1973	1635	1098	20.64	79.64
رحیم یار خان	1677	1540	1056	8.87	58.77
اوسط	1732	1631	1080	6.24	60.35

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

مکئی

مکئی کو دنیا میں " کارن "یا" میز " کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس کا نباتاتی نام "Zea mays" ہے۔مکئی دنیا کے بہت سے ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔امریکہ مکئی کے عالمی مجموعی پیداوار میں خاص مقام رکھتا ہےاور سالانہ 270 ملین ٹن کے لگ بھگ پیدا کرتا ہے۔پاکستان میں مکئی زیادہ تر صوبہ پنجاب اور سرحد میں کاشت کی جاتی ہے۔انٹرنیشنل گرین کونسل کی مئی کی رپورٹ کے مطابق مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار کا سال 2008 کا اندازہ 762 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔جو کہ سال 2007 کی مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 15 ملین ٹن کم ہے عالمی سطح پر مئی کے پہلے ہفتہ میں مکئی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے کیونکہ عالمی سطح پر پچھلے کچھ سالوں سے اس کی رسد بہت محدود رہی ہے۔عالمی سطح پر مکئی کو بائیوڈیزل بنانے کیلئے استعمال کیا جارہا ہے جب سے پٹرول کی قیمتیں بڑھی ہیں ۔دنیا میں مکئی سے ایتھونول بنانے کا کاروبار عروج پر پہنچ گیا ہے۔انٹرنیشنل گرین کونسل کے ابتدائی اندازہ کے مطابق ایتھونول بنانے میں اجناس کا استعمال 31 فیصد تک بڑھا ہے۔جبکہ پاکستان میں پچھلے دوسالوں سے مکئی کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے کیونکہ مکئی کی کاشت سے کاشتکاروں کو بہتر معاوضہ مل رہا ہے۔مکئی کی طلب میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک میں بکثرت ہوتا ہے۔موجودہ دنوں میں کارن آئل بنانے میں بھی اس کا استعمال بڑھ رہا ہے۔سال 08-2007 کے ابتدائی اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3247.61 ہزار ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال سے 11.72 فی صد زیادہ ہے۔مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔مکئی ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 71 فیصد ہے۔پنجاب میں اس کی پیداوار کے بالترتیب بڑے اضلاع اوکاڑہ، پاک پتن، ساہیوال اور جھنگ ہیں۔مکئی کی زیادہ طلب کی بناء پر قیمتوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔پام آئل کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کی وجہ سے مکئی کے تیل کی طلب بڑھ گئی جس کی وجہ سے مکئی کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

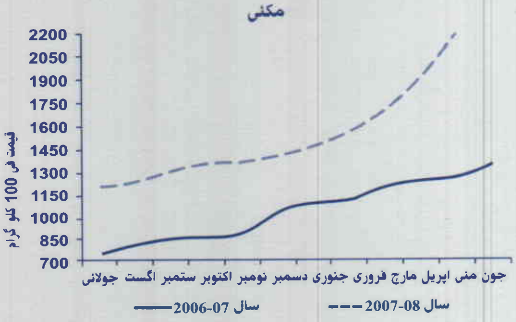

گراف 2

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مئیکے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 2150 روپے فی کوئنٹل رہی۔جو کہ گذشتہ ماہ کی 1889 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 13.81 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ مئیکی قیمتوں کی نسبت 75.13 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی(2008) کی قیمتیں	اپریل(2008) کی قیمتیں	مئی(2007) کی قیمتیں	مئی(2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل(2008) سے موازنہ	مئی(2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی(2007) سے موازنہ
لاہور	2135	1898	1271	12.51	68.01
فیصل آباد	2284	1958	1264	16.67	80.72
سرگودھا	2286	1990	1255	14.89	82.17
ملتان	2094	1813	1230	15.49	70.22
گوجرانوالہ	2296	1948	1196	17.86	91.96
اوکاڑہ	2030	1776	1210	14.30	67.77
راولپنڈی	2117	1867	1170	13.37	80.91
رحیم یار خان	1958	1863	1225	5.08	59.80
اوسط	2150	1889	1228	13.81	75.13

چاول سپر باسمتی

چاول بنیادی طور پر پوزیسی فیملی (گھاس) سے تعلق رکھتا ہے اور نباتاتی نام "اورازاسٹیوا" ہے۔ چاول پوری دنیا میں خوراک کے طور پر بہت پسند کیا جاتا ہے۔ چاول پوری دنیا میں کھائی جانے والی کل کیلرزی کا 1/5 حصہ مہیا کرتا ہے۔ پاکستان میں چاول گندم کے بعد دوسری بنیادی خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں چاول کا فی کس ماہانہ استعمال 1.03 کلوگرام ہے۔ پاکستان چاول کی عالمی پیداوار میں 1.28 فیصد حصہ کے ساتھ بارھویں نمبر پر ہے۔ لیکن پاکستان باسمتی چاول کی پیداوار میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی برآمد سے ہر سال خاطر خواہ زرمبادلہ کماتا ہے۔ پاکستان میں کپاس کے بعد سب سے زیادہ برآمد کی جانے والی جنس چاول ہے پاکستان کی معیشت میں چاول 1.2 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ چاول پاکستان کے مجموعی زرمبادلہ میں 7 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ دوران سال 07-2006 میں پاکستان نے 3129142 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا جس کی مالیت 1,125,819 (ہزار امریکی ڈالر) ہے۔ جس میں باسمتی چاول کا حصہ 49.41 فیصد تھا۔ 07-2006 کے دوران 907,906 میٹرک ٹن چاول باسمتی برآمد کیا گیا جس کی مالیت 556220 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ پچھلے سال کی نسبت 8.21 فیصد زیادہ باسمتی چاول برآمد کیا گیا یہ چاول زیادہ تر دبئی، کینیا، عمان، یمن، سنگاپور اور دوسرے کئی ممالک کو بھیجا گیا۔ پاکستان سال 08-2007 میں جولائی سے اپریل تک کے عرصہ تک 2429,371 میٹرک ٹن چاول برآمد کر چکا تھا جس کی مالیت (000)1210,921 امریکی ڈالر تھی۔ جو کہ مالیت کے لحاظ سے پچھلے سال کی نسبت 8.54 فیصد زیادہ ہے۔ اپریل تک چاول کی برآمدی اوسط یونٹ قیمت 498.4504 فی میٹرک ٹن تھی۔ جو کہ پچھلے سال کی نسبت 42.31 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی درآمد پچھلے سال 07-2006 کے جولائی سے اپریل تک کے عرصہ کے مقابلہ میں اس سال یعنی 08-2007 کے دوران مقدار کے لحاظ سے 21.06 فیصد زیادہ رہی جبکہ مالیت کے لحاظ سے اضافہ 45.20 فیصد دیکھا گیا۔ اس سال اپریل کے مہینہ تک 908,736 میٹرک ٹن باسمتی چاول برآمد ہو چکا تھا جبکہ پچھلے سال اسی عرصہ کے دوران 750,673 میٹرک ٹن باسمتی چاول برآمد ہوا تھا اس سال باسمتی چاول کی برآمدی اوسط یونٹ قیمت 719.18 فی میٹرک ٹن ہے جو کہ پچھلے سال کی باسمتی چاول کی قیمت 599.59 فی میٹرک ٹن کے مقابلہ سے 19.94 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا 57 فیصد سے زیادہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے کچھ اضلاع کی آب و ہوا اور زمین باسمتی چاول کی پیداوار کیلئے نہایت موزوں تصور کی جاتی ہے اور اس کی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین الاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ پنجاب میں چاول کی پیداوار میں گوجرانولہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ، حافظ آباد اور اوکاڑہ بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔ درج ذیل گراف میں رواں سال اور گذشتہ سال کے دوران باسمتی چاول کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے

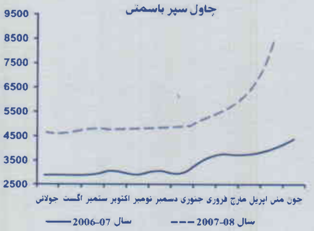

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مئی کے مہینے میں گزشتہ ماہ اپریل کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ جو کہ 34.71 فیصد زیادہ رہا۔ یہ اعداد و شمار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ منڈی میں چاول کی طلب دن بدن بڑھتی جا رہی ہے کیونکہ پاکستانی باسمتی چاول کی برآمد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے قیمتوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ گزشتہ سال مئی کی قیمتوں سے 110.05 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	9483	6546	4133	44.87	129.45
فیصل آباد	8317	6135	4138	35.56	100.98
سرگودھا	8792	6385	3719	37.69	136.40
ملتان	8604	6906	4200	24.59	104.86
گوجرانوالہ	7395	6267	3992	18.01	85.26
اوکاڑہ	8058	6000	4292	34.30	87.74
راولپنڈی	9300	6492	4242	43.25	119.24
رحیم یار خان	9233	6625	4220	39.37	118.80
اوسط	8648	6420	4117	34.71	110.05

چاول اری

پاکستان میں اری چاول کی زیادہ تر کاشت صوبہ سندھ میں ہوتی ہے۔ جو کہ کل ملکی پیداوار کا تقریباً 68 فیصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔ صوبہ پنجاب اری چاول کی پیداوار میں 19 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ اری چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ چاول کی کل برآمد میں اری کا حصہ تقریباً 51 فیصد سے زیادہ ہے۔ اس سال پاکستان نے جولائی سے اپریل تک 1520,635 میٹرک ٹن اری چاول برآمد کیا جس کی مالیت 557,375 ہزار امریکی ڈالر بنتی ہے۔ پچھلے سال کی نسبت 21.57 فیصد کم اری چاول کی برآمد ہوئی۔ پچھلے سال اسی عرصہ کے دوران 1938,823 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا جا چکا تھا۔ لیکن مالیت کے لحاظ اس سال جولائی سے اپریل تک 557,375 ہزار امریکی ڈالر کا چاول برآمد ہو چکا تھا جو کہ پچھلے سال 2006-07 کے اسی عرصہ کے دوران برآمد کیا جانے والا 491,911 ہزار امریکی ڈالر مالیت کا تھا جو کہ پچھلے سال کی نسبت 13.31 فیصد زیادہ ہے۔ سندھ میں چاول کے بڑے اضلاع لاڑکانہ، نواب شاہ اور شکار پور ہیں۔ مگر اسی عرصہ کے دوران چاول اری کی اوسط یونٹ قیمت 366.54 فی میٹرک ٹن تھی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 44.47 فیصد زیادہ ہے۔ اس سال دھان کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت 50 سے 80 فیصد زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے اس سال چاول کی قیمتوں میں پچھلے سال کی نسبت 190 فیصد سے بھی زیادہ اضافہ ہوا مزید یہ کہ چاول کی بڑھتی ہوئی برآمدی قیمتوں نے پاکستانی منڈی میں بھی چاول کی قیمتوں کو متاثر کیا لہذا آنے والے دنوں میں چاول اری کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ درج ذیل گراف میں چاول اری کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

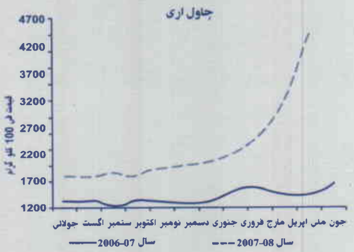

اس ماہ صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گزشتہ ماہ اپریل میں چاول اری کی اوسط قیمت 3275 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ مئی میں بڑھ کر 4468 روپے فی کوئنٹل ہو گئی۔ اور شرح اضافہ 36.45 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال مئی کے مقابلہ میں شرح اضافہ 193.26 فیصد ہے۔ غیر ملکی طلب چاول کی قیمتوں میں مزید اضافے کا باعث بن سکتی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی مئی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مئی کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	4512	3317	1595	36.03	182.88
فیصل آباد	4229	3392	1523	24.68	177.69
سرگودھا	4438	3310	1530	34.06	190.03
ملتان	4416	3521	1300	25.41	239.67
گوجرانوالہ	4210	2950	1625	42.71	159.08
اوکاڑہ	4408	2958	1558	49.03	182.95
راولپنڈی	5100	3483	1758	46.43	190.10
رحیم یار خان	4433	3267	1300	35.70	241.03
اوسط	4468	3275	1524	36.45	193.26

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

چینی سفید

پاکستان میں کماد کی فصل مجموعی معیشت کا 3.5 فیصد حصہ رکھتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں چینی کی پیداوار کا انحصار گنے کی فصل پر ہوتا ہے۔ اس سال گنے کی بہتر پیداوار کی وجہ سے چینی کی قیمتیں پچھلے دونوں سالوں سے کم رہی ہیں۔ برازیل کماد کی عالمی پیداوار میں 32.72 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت، چین، میکسیکو بالترتیب 7.23,20.20 اور 3.63 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان 3.21 فیصد حصہ کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہے۔ پوری دنیا میں تقریباً 1391.43 ملین ٹن کماد پیدا ہوتا ہے۔ کماد رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی فصل ہے اور بنیادی طور پر چینی حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اِس وقت ملک میں 80 کے قریب شوگر ملز مختلف صوبوں میں کام کر رہی ہیں۔ جبکہ صوبہ پنجاب میں اِس وقت 42 شوگر ملیں موجود ہیں۔ پاکستان میں چینی کا فی کس ماہانہ استعمال 1.31 کلوگرام ہے۔ صوبہ پنجاب گنے کی مجموعی ملکی پیداوار کا 68 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ اس سال زیادہ بارشوں کے باعث کماد کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ رہی۔ ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں گنے کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 13.53 فیصد زیادہ متوقع ہے۔ جبکہ پاکستان نے پچھلے سال 2006-07 کے دوران (000)586.5 ٹن چینی درآمد کی جس کی مالیت 15721.1 ملین روپے تھی۔ مگر اس سال جولائی سے اپریل تک کے عرصہ کے دوران پاکستان نے 48,445 (000 امریکی ڈالر) کی چینی برآمد کی۔ درج ذیل گراف میں سفید چینی کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتیں ظاہر کی گئی ہیں۔

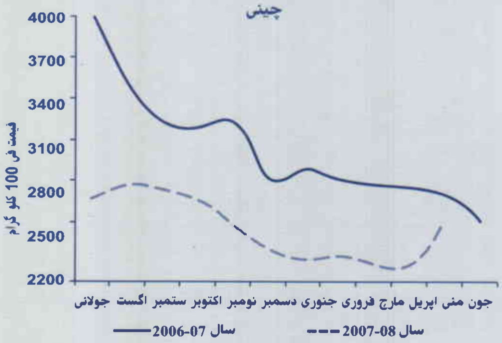

مئی کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا جبکہ شرح اضافہ 13.53 فیصد رہی۔ اپریل میں چینی کی قیمت 2327 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ مئی میں بڑھ کر 2642 روپے فی کوئنٹل ہوگئی جبکہ گذشتہ سال مئی کے مقابلے میں قیمت میں شرح کمی 5.86 فیصد ہے یہ کمی منڈی میں نئی چینی آنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ لیکن اگر چینی مزید برآمد کی گئی تو آنے والے دنوں میں چینی کی قیمت میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی مئی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کے ماہ مئی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	2638	2333	2863	13.09	-7.85
فیصل آباد	2642	2340	2770	12.89	-4.63
سرگودھا	2693	2338	2792	15.20	-3.53
ملتان	2642	2267	2783	16.53	-5.08
گوجرانوالہ	2519	2358	2803	6.83	-10.13
اوکاڑہ	2657	2330	2794	14.02	-4.91
راولپنڈی	2738	2379	2866	15.10	-4.45
رحیم یار خان	2608	2273	2783	14.75	-6.28
اوسط	2642	2327	2807	13.53	-5.86

چنا سیاہ

پاکستان میں دالوں کی کاشت میں چنا سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کم آمدنی والا طبقہ اپنی لحمیات کی ضروریات چنا سے پوری کرتا ہے۔ چنا بطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔ چنا 55 سے زیادہ ممالک میں کاشت کیا جارہا ہے۔ سال 2005-06 کے اعداد وشمار کے مطابق پوری دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں چنا کا حصہ 21 فیصد ہے۔ چنے کی عالمی پیداوار میں بھارت، ترکی، پاکستان، ایران اور کینیڈا بالترتیب 68.79، 6.78، 5.89، 3.60 اور 2.24 فیصد حصے کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہے۔ سال 2006-07 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں چنے کی پیداوار میں صوبہ پنجاب 87.44 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، جبکہ سندھ، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 5.70، 3.55 اور 3.30 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں چنے کا فی کس استعمال 0.20 کلوگرام ماہانہ ہے۔ چنا سیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔ اور اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں ہوتی ہے۔ صوبہ کی کل پیداوار میں 44 فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب 27.8 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ درج ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

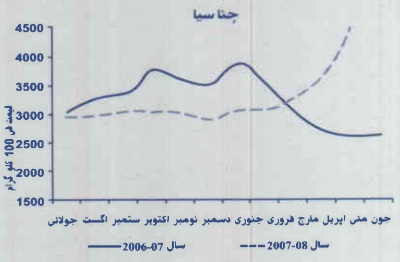

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اس کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ گذشتہ ماہ اپریل میں چنے کی قیمت 3720 روپے فی کوئنٹل تھی ۔ جو مئی کے مہینے میں 22.81 فیصد اضافہ کے ساتھ 4568 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گذشتہ سال مئی کے مقابلے میں 72.17 فیصد زیادہ ہے۔ اس سال کُہر نے چنے کی فصل کو متاثر کیا ہے جس سے اس کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ چنا مقررہ کردہ حدف سے 4.9 فیصد کم رقبہ پر کاشت کیا گیا اپریل میں بارشوں نے چنے کی فصل کو مزید متاثر کیا۔ لہذا آنے والے ایام میں چنے کی قیمتیں مزید بڑھنے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی مئی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مئی کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	4631	3825	2683	21.08	72.61
فیصل آباد	5047	3703	2379	36.29	112.14
سرگودھا	4325	3817	2379	13.31	81.80
ملتان	4544	3823	2633	18.85	72.57
گوجرانوالہ	4588	3838	2769	19.53	65.67
اوکاڑہ	4250	3519	2883	20.77	47.42
راولپنڈی	4494	3781	2633	18.85	70.67
رحیم یار خان	4667	3450	2867	35.27	62.77
اوسط	4568	3720	2653	22.81	72.17

ماش

پاکستان میں ماش موسم خریف کی فصل ہے۔موسم خریف کی دالوں میں پیداوار کے لحاظ سے ماش کا شمار دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔سال 08-2007 کے ابتدائی اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں 34.67 (ہزار ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 16.14 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیر کاشت کل رقبہ کا تقریباً 87 فیصد سے زائد رقبہ پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔شمالی پنجاب میں نارووال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔سال 08-2007 کے ابتدائی اعدادوشمار کے مطابق پنجاب میں 30.47 (ہزار ہیکٹر) پر ماش کاشت کی گئی جس سے 13.21 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔لیکن اس کے باوجود بھی ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتی ہے۔سال 07-2006 کے دوران پاکستان نے ملکی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے 520.9 (000 ٹن) دالیں درآمد کیں جن کی کل مالیت 14838.7 ملین روپے تھی۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی پیداوار اور قیمتوں پر منحصر ہے۔اس کے علاوہ چنے کی فصل کی بہتر پیداوار نہ ہونے کی وجہ سے اور دوسری دالوں خاص کر مسور کی قیمتیں بڑھنے سے ماش کی قیمتیں کو بھی کافی حد تک متاثر کیا ہے۔اور اس کی قیمتوں میں بھی اضافے کا رجحان ہے۔درج ذیل گراف میں ماش کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

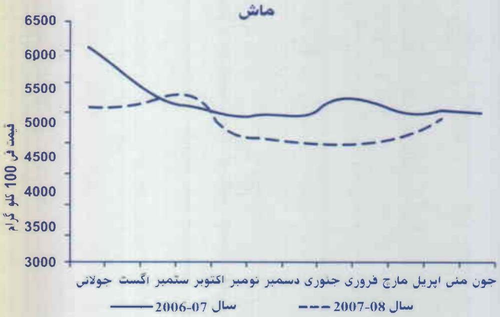

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مئی کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 4796 روپے سے بڑھ کر 5064 روپے فی کوئنٹل ہوگئی اور شرح اضافہ 5.58 فیصد رہا اور اسی طرح گزشتہ سال ماہ مئی کی نسبت قیمتوں میں 1.28 فیصد کمی ہوئی۔کیونکہ اس سال فصل کی پیداوار گزشتہ سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی مئی، گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال مئی کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	5750	5500	5504	4.55	4.47
فیصل آباد	4515	4052	4510	11.42	0.10
سرگودھا	4984	4684	4920	6.40	1.30
ملتان	4798	4404	5004	8.94	-4.12
گوجرانوالہ	5238	4842	5550	8.17	-5.63
اوکاڑہ	5045	4710	5065	7.11	-0.39
راولپنڈی	4683	4679	5304	0.09	-11.70
رحیم یار خان	5500	5500	5181	0.00	6.16
اوسط	5064	4796	5130	5.58	-1.28

مسور

مسور کی دال پاکستان سمیت بہت سے ملکوں میں بطور خوراک بہت پسند کی جاتی ہے۔ اور اس کو خاص کر اُبلے ہوئے چاولوں کے ساتھ ملا کر کھایا جاتا ہے۔ مسور کی دال میں لحمیات کی مقدار 25 فیصد تک پائی جاتی ہے جو کہ سویا بین میں پائی جانی والی لحمیات کی مقدار کے بعد سب سے زیادہ مقدار ہے۔ سال 2005-06 کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں مسور کا حصہ 10 فی صد ہے۔ دالوں کی سب سے زیادہ پیداوار انڈیا، کینیڈا، چین اور برازیل میں ہوتی ہے۔ دالوں کی عالمی پیداوار میں پاکستان کا حصہ 3 فیصد ہے۔ پچھلے دس سالوں کی اوسط پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں دالوں کا برآمدی حجم 7.5 ملین ٹن ہے۔ دنیا میں مسور تمام دالوں کی کل تجارت کا 12 فیصد ہے۔ دالوں کی عالمی برآمد میں کینیڈا کا حصہ 27 فیصد ہے۔ مسور کی برآمد میں کینیڈا پہلے جبکہ ترکی، آسٹریلیا اور انڈیا بالترتیب دوسرے تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں سال 2004-05 کے اعداد و شمار کے مطابق موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا نمبر چنے کے بعد آتا ہے۔ بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیدواری اضلاع راولپنڈی، چکوال اور نارووال ہیں۔ سال 2006-07 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مسور 38.26 (ہزار ہیکٹر) پر کاشت کی گئی جس سے 21.03 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ مسور کی کل ملکی پیداوار میں پنجاب 54.39 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے نمبر پر جبکہ سندھ 22.30 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ سال 2007-08 کے لئے اس فصل کے زیر کاشت رقبہ کا حدف 45.24 ہزار ہیکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ مسور کی مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی رہتی ہے۔ اس لئے طلب و رسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اسکو زیادہ تر کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی منڈی پر ہوتا ہے۔ درج ذیل گراف میں مسور کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

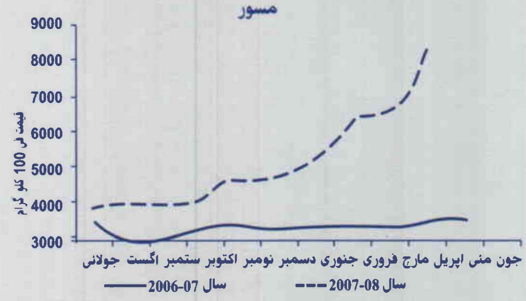

مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 24.59 فیصد زیادہ رہی۔ گذشتہ ماہ اپریل میں اوسط قیمت 6662 روپے فی کوئنٹل تھی جو مئی میں بڑھ کر 8299 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گزشتہ سال مئی کے مقابلے میں 133.83 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی مئی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مئی کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت / 100 کلو گرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	8475	6800	3583	24.63	136.53
فیصل آباد	8252	6565	3643	25.70	26.52
سرگودھا	8740	6708	3125	30.29	179.67
ملتان	8211	6708	3600	22.41	128.09
گوجرانوالہ	8350	6604	3427	26.44	143.65
اوکاڑہ	7483	6700	3616	11.69	106.95
راولپنڈی	8300	6617	3800	25.43	118.42
رحیم یار خان	8583	6590	3600	30.25	138.43
اوسط	8299	6662	3549	24.59	133.83

مونگ

خریف کی دالوں میں مونگ سب سے بڑی فصل ہے سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد وشمار کے مطابق یہ دال 245.69 ہزار ہیکٹر رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 152.68 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 10.26 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں مونگ دال کا فی کس استعمال 0.09 کلوگرام ماہانہ ہے لیکن پاکستان اپنی مقامی طلب کو پورا کرنے کے لئے ہر سال دالوں کو درآمد کرتا ہے سال 07-2006 میں 244,773 ہزار امریکی ڈالر مالیت کی دالیں درآمد کیں گئیں جو کہ پچھلے سال کی نسبت 41 فیصد زیادہ ہیں۔ مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ سال 07-2006 کے اعداد وشمار کے مطابق اس کی پیداوار کا بڑا حصہ (89) فیصد صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ، سرگودھا اور خوشاب بالترتیب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔ بھکر صوبہ پنجاب میں مونگ کی کل پیداوار کا 45.99 فیصد پیدا کرتا ہے۔ دوسری دالوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے مونگ کی قیمتوں پر اثر ڈالا ہے۔ جس سے اس کی قیمتوں میں بھی اضافے کا رجحان ہے۔ درج ذیل گراف میں مونگ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

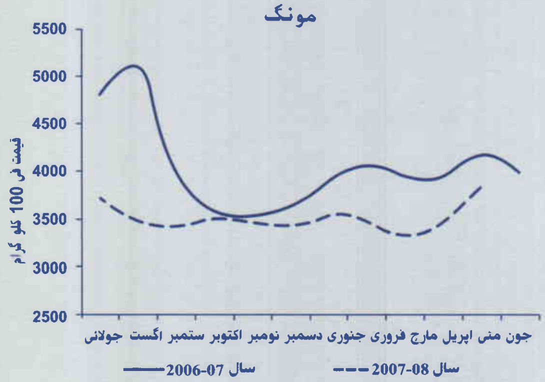

مئی میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 3351 روپے فی کوئنٹل تھی جو اس ماہ بڑھ کر 3756 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اس طرح شرح اضافہ 12.08 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال اپریل کے مقابلے میں شرح کمی 9.28 فیصد رہی۔ کیونکہ اس سال مونگ کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 9.30 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ مئی کی قیمتوں کا، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مئی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	4075	3725	4650	9.40	-12.37
فیصل آباد	3796	3148	3992	20.58	-4.91
سرگودھا	3325	3159	3948	5.25	-15.78
ملتان	3621	3154	4264	14.80	-15.08
گوجرانوالہ	3600	3246	4255	10.91	-15.39
اوکاڑہ	3756	3412	3517	10.08	6.80
راولپنڈی	3975	3556	4358	11.78	-8.79
رحیم یارخان	3900	3410	4136	14.37	-5.71
اوسط	3756	3351	4140	12.08	-9.28

پیاز

پاکستان میں پیاز کا فی کس ماہانہ استعمال 0.94 کلوگرام ہے۔سال 07-2006 میں پاکستان 1540 ہزار امریکی ڈالر کا پیاز برآمد کیا جو کہ پچھلے سال 06-2005 کے مقابلہ میں 72.37 فیصد کم ہے۔سال 2006 کے عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے دیئے گئے اعداد وشمار کے مطابق پیاز کی عالمی پیداوار 120.93 ملین ٹن رہی۔پیاز کی پیداوار میں چین، بھارت، امریکہ اور پاکستان بالترتیب 1.70,2.77 ,5.32,16.21 اور 1.48 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔سال 07-2006 کے دوران پاکستان میں پیاز 131.4 ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے 1816.5 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 11.63 فیصد کم رہی۔سال 07-2006 کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق بلوچستان 38.62 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ سندھ، پنجاب اور سرحد بالترتیب 17.37,32.65 اور 11.34 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف دنوں میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔صوبہ سندھ سے پیاز کی آمد نومبر سے اپریل تک، پنجاب سے مئی سے لے کر جولائی تک۔سرحد سے اگست سے لے کر اکتوبر تک، بلوچستان سے دو فصلیں اگست سے اکتوبر اور اکتوبر سے نومبر تک حاصل ہوتی ہیں۔پاکستان میں پیاز کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی رسد ہی منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے دستیاب رہتی ہے۔مقامی فصل کے آنے سے رسد، طلب کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور قیمتیں کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔اس وقت منڈی میں پیاز صوبہ پنجاب سے آرہا ہے۔درج ذیل گراف میں پیاز کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

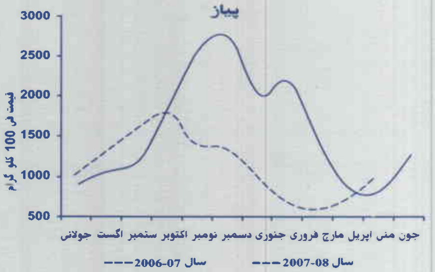

ماہ مئی میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں زیادہ رہیں۔اپریل کے دوران اوسط قیمت 735 روپے فی کوئنٹل تھی جو کہ مئی میں بڑھ کر 1021 روپے فی کوئنٹل رہی۔اس طرح شرح اضافہ 38.94 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال مئیکے مقابلہ میں بھی قیمتیں زیادہ تھیں اور شرح اضافہ 26.48 فیصد ہے درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	1058	767	883	37.98	19.86
فیصل آباد	925	583	746	58.66	23.99
سرگودھا	1225	748	854	63.77	43.44
ملتان	863	735	795	17.35	8.49
گوجرانوالہ	1033	700	792	47.62	30.47
اوکاڑہ	786	660	600	19.07	30.97
راولپنڈی	1227	905	992	35.59	23.70
رحیم یار خان	1050	780	795	34.62	32.08
اوسط	1021	735	807	38.94	26.48

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفار میشن سروس

آلو

آلو دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں بطور خوراک استعمال ہوتا ہے۔لیکن پاکستان میں اس کا زیادہ تر استعمال بطور سبزی کیا جاتا ہے۔آلو کی اہمیت کو جانتے ہوئے اقوام متحدہ نے سال 2008 کو آلو کا سال قرار دیا ہے تاکہ اس کی پیداوار بڑھا کر دنیا سے بھوک کا خاتمہ کیا جاسکے۔ چین،روس، بھارت،امریکہ،یوکرائن اور جرمنی بالترتیب آلو کی پیداوار میں بڑے ممالک ہیں۔جبکہ پاکستان عالمی پیداوار میں 0.499 فیصد حصہ کے ساتھ 23واں نمبر پر ہے۔آلو کی برآمد میں ہالینڈ 17.11 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ فرانس اور جرمنی بالترتیب 16.92 اور 14.57 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔جبکہ سال 07-2006 کے دوران پاکستان نے 28917 ہزار امریکی ڈالر کا آلو برآمد کیا جو کہ پچھلے سال 06-2005 کے مقابلہ میں 99.89 فیصد زیادہ تھی۔آلو نشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں آلو کا فی کس ماہانہ استعمال 1.18 کلوگرام ہے۔پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے جو کہ کل پیداوار کا تقریباً 93 فیصد ہے۔سال 07-2006 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں آلو 131.94 ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے 2470.31 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی پاکستان میں آلو کی کل پیداوار میں پنجاب نے 2317.79 (000 ٹن) آلو پیدا کیا۔نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔آلو کی فصل سال میں دو بار آتی ہے صوبہ سرحد سے آلو کی آمد جولائی سے ستمبر اور اگست سے اکتوبر تک ہوتی ہے جبکہ بلوچستان سے آلو اکتوبر سے لیکر نومبر تک آتا ہے۔اس وقت پنجاب کی آلو کی فصل ختم ہونے کو ہے لہذا منڈی میں اس کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان پایا جاتا ہے۔اس سال کُہر نے آلو کی فصل کو متاثر کیا تھا جس کی وجہ سے پنجاب سے آلو کی رسد کم رہی۔جس کی وجہ سے آنے والے دنوں میں مزید اضافہ متوقع ہے۔درج ذیل گراف میں آلو کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

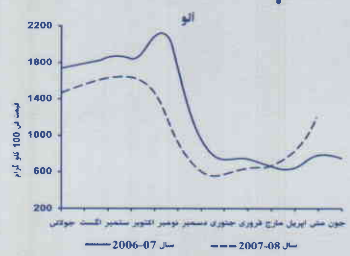

اپریل کے دوران اوسط قیمت 804 روپے فی کوئنٹل تھی جو کہ بڑھ کر 1192 روپے فی کوئنٹل ہوگی۔اس طرح شرح اضافہ 48.30 فیصد رہا اور پچھلے سال ماہ مئی کی نسبت آلو کی قیمتیں 50.52 فیصد زیادہ رہی۔اس اضافے کی وجہ یہ ہے کہ صوبہ سرحد سے نئے آلو کی فصل کی آمد ابھی بہت کم ہے جبکہ پنجاب کا سٹور کا آلو میٹھا ہونے کی بنا پر پنجاب کے لوگ اسے پسند نہیں کرتے لہذا نئے آلو کی طلب میں اضافہ ہوگیا ہے۔جس کی وجہ سے آلو کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی مئی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مئی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	1308	833	817	57.06	60.14
فیصل آباد	1375	638	600	115.52	129.17
سرگودھا	1388	834	875	66.37	58.57
ملتان	1046	806	900	29.76	16.20
گوجرانوالہ	1200	758	783	58.31	53.26
اوکاڑہ	871	638	575	36.49	51.45
راولپنڈی	1235	963	900	28.29	37.27
رحیم یار خان	1113	960	885	15.89	25.71
اوسط	1192	804	792	48.30	50.52

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفار میشن سروس

ٹماٹر

سال 07-2006 کے دوران ٹماٹر کی کاشت 47.1 (000 ہیکٹر) پر کی گئی جس سے 502.3 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ٹماٹر کی سب سے زیادہ پیداوار صوبہ بلوچستان میں جبکہ صوبہ سرحد ٹماٹر کی پیداوار میں دوسرے نمبر پر ہے۔صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ بالترتیب تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔دنیا میں ٹماٹر کی پیداوار میں چین، امریکہ، ترکی، بھارت، مصر اور اٹلی بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔ٹماٹر کی اوسط پیداوار کے لحاظ سے ہالینڈ پہلے جبکہ انگلینڈ اور بلجیم بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔صوبہ پنجاب کا ٹماٹر اپریل سے جولائی تک منڈی میں آتا ہے۔جبکہ صوبہ سرحد سے ٹماٹر کی دو فصلیں اگست سے نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں آتی ہیں۔بلوچستان کا ٹماٹر نومبر سے فروری تک اور ستمبر سے اکتوبر تک منڈیوں میں آتا ہے۔اسی طرح صوبہ سندھ کا ٹماٹر دسمبر سے اپریل تک منڈی میں مہیا ہوتا ہے۔ٹماٹر سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا استعمال سارا سال ہوتا رہتا ہے۔پاکستان میں ٹماٹر کا فی کس ماہانہ استعمال 0.36 کلوگرام ہے۔ٹماٹر کی مقبول ترین مصنوعات کو زیادہ تر ٹماٹو پیسٹ اور کیچپ ہیں اس وقت منڈی میں ٹماٹر کی آمد صوبہ پنجاب سے شروع ہو چکی ہے جس کی وجہ سے ٹماٹر کی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے۔درج ذیل گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

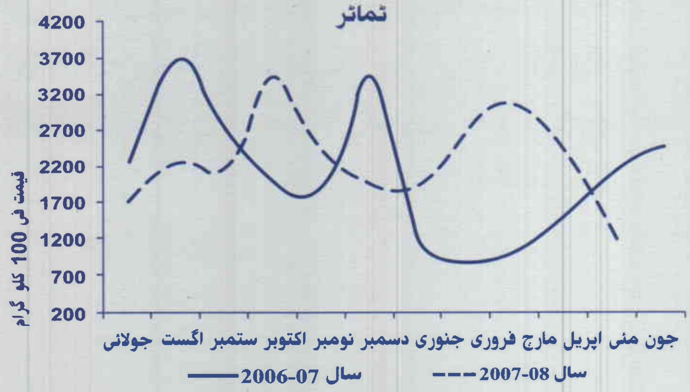

اپریل میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 2528 روپے فی کوئنٹل رہی جو اس ماہ (مئی) میں کم ہو کر 1260 روپے فی کوئنٹل پر آ گئی۔اور شرح کمی 50.16 فیصد رہی۔لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ مئی کی نسبت 41.14 فیصد زیادہ رہیں آنے والے دنوں میں ٹماٹر کی قیمتوں میں مزید کمی متوقع ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی مئی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مئی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	1058	2392	2333	-55.76	-54.64
فیصل آباد	1258	2658	2183	-52.66	-42.36
سرگودھا	1492	2733	2250	-45.42	-33.70
ملتان	1183	2308	1927	-48.73	-38.59
گوجرانوالہ	1117	2583	2200	-56.77	-49.24
اوکاڑہ	1196	2688	1600	-55.51	-25.26
راولپنڈی	1617	2648	2708	-38.95	-40.30
رحیم یار خان	1160	2215	1927	-47.63	-39.80
اوسط	1260	2528	2141	-50.16	-41.14

سرخ مرچ

برصغیر میں سالن میں استعمال ہونے والے مصالحہ جات میں سُرخ مرچ ایک لازم جزو ہے۔ اس وقت مرچ 61 کے قریب ملکوں میں کاشت کی جا رہی ہے۔ اور اس کی مجموعی عالمی پیداوار 2.75 ملین ٹن ہے۔ سال 2006 کے اعداد وشمار کے مطابق مرچ کی پیداوار میں بھارت 43.42 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، چین 8.92 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بنگلہ دیش 6.75 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور پیرو 5.88 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان 2.25 فیصد حصہ کے ساتھ نویں نمبر پر ہے۔ پاکستان میں مرچ کا فی کس ماہانہ استعمال 84.79 گرام ماہانہ ہے۔ سال 2006-07 کے اعداد وشمار کے مطابقپاکستان میں مرچ کی پیداوار میں سندھ، پنجاب، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 6.04,11.51,81.43 اور 1.0 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں پہلی فصل خریف ستمبر سے نومبر تک اور دوسری ربیع کی فصل فروری سے اپریل تک منڈیوں میں مہیا ہوتی ہے۔ جبکہ صوبہ پنجاب کی مرچ کی فصل مئی سے اگست تک منڈیوں میں آتی ہے۔ صوبہ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں خریف اور ربیع کاشت کی جاتی ہیں۔ صوبہ سندھ کی فصل کسی بھی وجہ سے متاثر ہونے سے اسکی منڈی میں رسد کم ہوجاتی ہے اور منڈی میں اسکی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سندھ کی خریف کی فصل کے منڈی میں آنے پر سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی ہونے کا امکان ہے۔ سرخ مرچ کی قیمتیں آئندہ خریف کی فصل منڈی میں آنے تک زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ سرخ مرچ کی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لیے ہمسایہ ملک بھارت سے سرخ مرچ منگوائی جا رہی ہے۔ درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

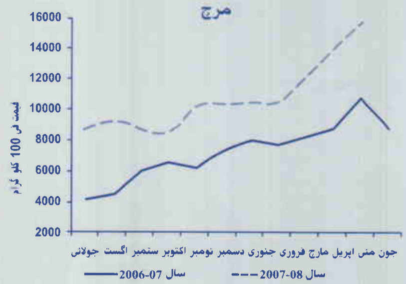

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ اپریل کے دوران اوسط قیمت 13707 روپے فی کوئنٹل رہی جو مئی میں بڑھ کر 15840 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ مرچ کی قیمتوں میں اضافہ کی اوسط شرح 15.56 فیصد رہا جو گزشتہ سال مئی کے مقابلہ میں 47.10 فیصد زیادہ رہی۔ سرخ مرچ کی قیمتوں میں اضافہ اس کی پیداوار میں سال باسال کمی ہے۔ جس کی وجہ سے پیداوار اور اس کے استعمال کے درمیان فرق بڑھتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ پنجاب کی مرچ کی فصل مئی میں آنا شروع ہوتی ہے جس سے آنے والے دنوں میں مرچ کی قیمتیں مستحکم ہوسکتی ہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مئی (2008) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی قیمتیں	مئی (2007) کی قیمتیں	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2008) سے موازنہ	مئی (2008) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2007) سے موازنہ
لاہور	15188	12800	10175	18.65	49.26
فیصل آباد	12667	12533	9488	1.07	33.51
سرگودھا	13292	11503	11688	15.55	13.72
ملتان	15042	14625	13500	2.85	11.42
گوجرانوالہ	16692	15238	9523	9.54	75.28
اوکاڑہ	12938	12667	9575	2.14	35.12
راولپنڈی	18400	14163	8692	29.92	111.69
رحیم یار خان	22500	16125	13500	39.53	66.67
اوسط	15840	13707	10768	15.56	47.10

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی
اہم خدمات

ویب سائٹ کا قیام www.amis.pk

تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

سیمینار اور ورکشاپس

کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ

زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب

ٹال فری فون نمبر 0800-51111

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب 21- ڈیوس روڈ لاہور۔ فون نمبر: 042-9201094, 9200754